بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم اتوار

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۲۳ نبوت ۱۳۴۸ہش ۲۳ نومبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۷۲

اخبارِ احمدیہ

ـ ربوہ ۲۲ نبوت ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ـ ربوہ ۲۲ نبوت (۱۱ رمضان) ـ کل حضور ایدہ اللہ نے نمازِ جمعہ مسجد مبارک میں پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ الحج کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ پیدائشِ انسانی کا مقصد یہ ہے کہ انسان عبودیتِ تامہ کا مقام حاصل کرے اِس مقام تک پہنچنے کے اللہ تعالیٰ نے اِس آیۂ کریمہ میں دو ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ اوّل ارْکَعُوْا یعنی یہ کہ انسان عاجزی کی راہیں اختیار کرکے اپنے اوپر ایک موت وارد کرے۔ دوم اُسْجُدُوْا یعنی یہ کہ انسان اپنے اوپر فنا وارد کرکے اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت بجا لائے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بن جائے گا اور نیک اعمال بجا لانے میں حسن و احسان کا مظاہرہ کرکے عند اللہ فائز المرام ٹھہرے گا یعنی فلاح پانے والوں میں اس کا شمار ہوگا۔

ـ ربوہ ۲۲ نبوت ـ موتیا کے اپریشن کے بعد مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی آنکھ کی بینائی بڑی حد تک درست ہو چکی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ روز بروز بہتری کی صورت پیدا ہو رہی ہے لیکن نظر میں کامل بحالی کی کیفیت ابھی پیدا ہونی باقی ہے۔ مزید برآں البیومن میں بھی خدا کے فضل نمایاں تخفیف ہوئی ہے البتہ سوئے ہضم کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم اختر صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آئندہ بھی ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رکھتے ہوئے خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ـ میرے والد صاحب مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کو بیماری سے تو اب کافی آرام ہے مگر ضعف و نقاہت بہت محسوس کرتے ہیں۔ بزرگان و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

بشارت الرحمٰن

پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اُس کے نفس پر شفقت کرے

انسان کی شفقت خود اپنے نفس پر اُس کے واسطے جہنّم ہے اور خدا کی شفقت جنّت ہے

"اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کیا اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اِس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دُنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلّفات شامل کرکے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس تکلّف کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اُس کی نیّت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شئے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں ......

یہ لوگ ہیں کہ تکلّف سے اپنے آپ کو مشقّت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا اُن کو دوسری مشقّتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں۔ اور دوسرے جو خود مشقّت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اُس کے واسطے جہنّم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنّت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ نبوت ۱۳۴۸ ہش

اُدْخُلِیْ فِیْ جَنَّتِیْ

اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات ایسی ہیں جو اس نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائی ہیں لیکن یہ صفات اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کی بہت سی صفات ہیں جو ہماری سمجھ اور درک سے باہر ہیں۔ اس نے قرآنِ کریم میں جو صفات بیان فرمائی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا انسانوں سے تعلق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ صفات اس لئے بیان فرمائی ہیں کہ انسان اپنے اندر وہی صفات ظلی طور پر پیدا کرے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنے آپ میں پیدا کرو۔ ظاہر ہے کہ جب انسان میں وہی اخلاق پیدا ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں سے پیش کر کے انسان میں پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس دُنیا میں ایک ایسی فضا پیدا ہو جائے جس میں تمام انسان گویا بہشتی زندگی گزارنے لگیں۔

سورہ فاتحہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفات بیان فرمائی ہیں :-

(۱) ربّ العٰلمین

(۲) الرّحمٰن

(۳) الرّحیم

(۴) مالک یوم الدّین

اگر ہر انسان اللہ تعالیٰ کی طرح پروردگار بن جائے یعنی وہ ضیاع کی بجائے پرورش کرے اور ایسے سامان پیدا کرے جو دوسروں کے لئے آرام دہ ہوں یا وہ ہر کام کرنے والے کا اجر اس کو پورا پورا ادا کرے اور سب کے ساتھ انصاف سے پیش آئے تو گویا وہ ان چار صفات میں ظلّی طور پر الٰہی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے جب انسان کسی کا مظہر بنتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے رکھتا ہے" تاکہ دوسرے بھی اس کو دیکھ کر وہی کردار پیش کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ درختوں پر کلامِ الٰہی لکھاتا مگر اس نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور ان کی معرفت کلامِ الٰہی نازل فرمایا۔ اس میں سرّ یہ تھا کہ تا انسان جلوۂ الوہیت کو دیکھے جو پیغمبروں میں ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ پیغمبر الوہیّت کے مظہر اور خدانما ہوتے ہیں۔ پھر سچّا مسلمان اور معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر ہو۔ صحابہ کرامؓ نے اس راز کو خوب سمجھ لیا تھا اور وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہوئے اور کھوئے گئے کہ ان کے وجود میں اور کچھ باقی رہا ہی نہیں تھا۔ جو کوئی ان کو دیکھتا تھا اُن کو محویّت کے عالم میں پاتا تھا۔ پس یاد رکھو کہ ؂

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز اور اس کی شرائط

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِیْ الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

(بخاری کتاب الادب باب فضل صلۃ الرّحم ص ۸۸۵)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے اور آگ سے دُور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔ یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

؂ اس زمانہ میں بھی جب تک وہ محویت اور وہ اطاعت میں گمشدگی پیدا نہ ہو گی جو صحابہ کرامؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ مریدوں معتقدوں میں داخل ہونے کا دعویٰ اُس وقت تک سچّا اور بجا نہ ہوگا۔ یہ بات اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لو کہ جب تک یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم میں سکونت کرے اور خدا تعالیٰ کے آثار تم میں ظاہر ہوں اس وقت تک شیطانی حکومت کا عمل و دخل موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۶۸، ص ۱۶۹)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحبتِ صالحین پر بہت زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ الٰہی نور اللہ تعالیٰ کے پیغامبروں کے ذریعہ دنیا میں آتا ہے اور پیغمبروں کے ذریعہ سے ان کے صحابہ اور صحابہ کے ذریعہ آگے ملتا ہوا ہر انسان تک پہنچتا ہے۔ جن لوگوں میں صلاحیت اور سعادت ہوتی ہے وہ اس نور سے اپنے چراغ روشن کرتے ہیں اور اس طرح ایک روحانی دنیا کا ماحول معرضِ وجود میں آ جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ انسان الٰہی صفات سے متصف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہو کر دُنیا کی فضا کو بہشتی فضا کا رنگ بخشتے ہیں۔ یہ وہی بہشت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ دعوت دیتا ہے کہ اُدْخُلِیْ فِیْ جَنَّتِیْ یعنی میری جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۰ر فتح کو ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ سال کے آخری ماہ کے آخر میں جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے اس لئے کارکنان کو جلسہ سے پہلے تک ہی کام کا موقع ہے۔ ہر مجلس کے زعیم کا فرض ہے کہ تمام بقایا داران سے اس عرصہ میں بقایاجات وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں اور کسی رُکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں۔ مستعدی سے کام لیجئے اور ہر بقایا دار کے پاس پہنچ کر وصولی کیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رمضان کا چاند! عالمی اخوت اسلامیہ کا مظہر ہے

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَ
اَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ

یعنی چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو
اس ارشاد نبوی سے چاند دیکھنے کا اہتمام واضح ہے۔ رمضان کے روزوں کا حساب کسی قرینہ یا اندازہ پر نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق باقاعدہ ایک ضابطہ سے ہے۔ اور اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کے لئے چاند کا دیکھنا ضروری ہے۔ یہی مبارک ارشاد ہے۔ جس میں وحدت ملی اور فکری کو ملحوظ رکھا گیا ہے جبکہ رمضان المبارک کے چاند کو مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے فرزندان توحید دیکھتے ہیں اور وہ انگلیوں کے اشارے سے ایک دوسرے کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر مومن بندے خدا تعالےٰ کے حضور ابتہال اور عجز سے دعائیں کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب! یہ چاند ہمارے لئے مبارک فرما۔ پھر چاند دیکھتے وقت یہ مسنون دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ
وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ
اللّٰهُ (ترمذی)

اے خدا اس چاند کو ہم پر امن، ایمان سلامتی، اور اسلام کی برکات کے ساتھ چڑھا۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

اس دعا سے مقصود یہ ہے کہ انسان رمضان کے روزوں میں اور ہر کام کے وقت ایمان اور اسلام کے احکام اور روح کو مدنظر رکھے اور ہر قسم کی بدیوں اور لغزشوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ تا اس کا رمضان اور روزے خدا کے ہاں مقبول ہو جائیں۔
رویت ہلال کی ایک صورت تو یہ ہے کہ خود ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھا ہو اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے نے دیکھا ہو۔ اور وہ قابل اعتبار بھی ہو۔

اس دفعہ میں نے دیکھا کہ جوان بوڑھے اور بچے آسمان کی طرف نگاہ کئے ہوئے ہیں۔ اور چاند کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر چاند نظر نہ آیا۔ اتنے میں نماز مغرب شروع ہوگئی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد بچوں نے بلند آواز سے کہا کہ وہ چاند نظر آگیا وہ چاند نظر آگیا۔ چنانچہ چاند کو دیکھا گیا اور چاند کے دیکھنے سے طبیعت میں انبساط اور مسرت کی کیفیت پیدا ہوگئی۔

اخوت اور وحدت

چاند کو دیکھنے اور مسنون دعا کے بعد میرے سامنے عالم اسلامی کا موجودہ نقشہ آگیا۔ یہودیوں کے عزائم اور سامراجی حکومتوں کی اسلام اور بانیٔ اسلام سیدنا الرسول العربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ناپاک سازشیں، مسلمانوں میں اتحاد کا فقدان اور اسلامی حکومتوں میں قومیت کا غلط تاثر۔ متناقض رجحانات اور متضاد تحریکات جنہوں نے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ زبان۔ رنگ اور نسل کے فتنہ نے بھی ہماری صفوں میں مخالفت کی خلیج کو پیدا کر دیا ہے۔ اسلام میں مختلف انداز فکر کا مقصد تعمیر تھا نہ کہ تخریب۔ مگر اس چیز کو نہ صرف اختلاف بلکہ باہمی انتشار کا باعث بنا لیا گیا ہے۔ اور آج ہمارے سامنے اس کا ہولناک اور بھیانک انجام ہے اس قسم کے خیالات میرے ذہن میں پیدا ہو رہے تھے کہ یکایک مجھے خیال آیا کہ رمضان المبارک کا چاند ہمیں اخوت۔ وحدت۔ محبت۔ یگانگت۔ عقیدت۔ فدائیت کی عام دعوت دے رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اطاعت کی تلقین کر رہا ہے۔ چاند مسلمانوں کے لئے روزہ کے حکم کی غمازی کر رہا ہے۔ اور اس میں کسی رنگ و نسل اور قوم کا امتیاز نہیں ہے اور روزہ کا رکھنا سب پر فرض ہے۔ کیا اس میں کسی ملک یا قوم کا استثناء کیا گیا ہے اور چاند کو دیکھتے ہی ایک عزم اور جذبہ کے ساتھ روزہ رکھا جاتا ہے۔ جس میں وحدت اور اخوت کا اظہار ہے۔ اور یہ چاند عالمی اخوت اسلامیہ کا مظہر ہے۔ ایسی اخوت اور وحدت جو مکان اور زمان کی پابندی سے آزاد ہے۔

نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

رمضان المبارک کا چاند مسلمانوں سے ایسے عظیم اور تعمیری انقلاب کا تقاضا کرتا ہے۔ جس سے نہ صرف اسلامی معاشرہ میں بلکہ ساری دنیا میں امن، ایمان سلامتی کا دَور دورہ ہو۔ مشرق و مغرب میں امن اور سلامتی کی اشاعت و قیام کی ذمہ واری مسلمانوں کے سپرد ہے۔ تاریخ اسلام کے زریں اوراق ہمارے سامنے موجود ہیں کہ اسلامی اخوت اور وحدت نے بڑے سے بڑے دشمن کو جو بڑے کر و فر سے اسلامی کیمپ پر حملہ آور ہوا کو شکست فاش دے دی اور دشمن خائب و خاسر ہوا۔ یہ چاند ہمیں احکام خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی تلقین کر رہا ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصَّابِرِيْنَ.

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاؤ گے اور تمہارا دبدبہ اور غلبہ ختم ہو جائیگا۔ اور دشمن کی مشکلات کو مقابلہ کرنے کے لئے برداشت کیا کرو۔ یقیناً خدا تعالےٰ استقامت اور استقلال کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہ ہے رمضان المبارک کے چاند کا پیغام۔

مشرقی پاکستان کے ایک مرحوم موصی کا ذکر

ڈھاکہ سے ایک غریب موصی کی نعش بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے آئی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی ربوہ پہنچنے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے بعض غیر معمولی سامان پیدا فرمائے۔ محترم حکیم شاہ عبد الباری صاحب مرحوم مشرقی پاکستان کے اصل باشندوں میں سے تھے۔ ۱۹۳۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ہر قسم کی اذیت قبول حق کے لئے برداشت کی۔ ۱۹۵۲ء سے موصی تھے۔ معمولی آمد پر گزارہ تھا۔ آخر اکتوبر میں ڈھاکہ میں وفات پا گئے۔ ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ ان کی نعش ۲۹ اکتوبر کو ربوہ پہنچ گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انہیں ۳۱ اکتوبر کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا۔
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

موصیوں کا حق ہے کہ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں بالخصوص دور دراز سے آنے والے موصی تو زیادہ حق رکھتے ہیں اس لئے میں اپنے فرض کی ادائیگی کے طور پر یہ سطور سپرد قلم کر رہا ہوں۔ تا احباب محترم حکیم شاہ عبد الباری صاحب مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار ابو العطاء صدر مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

میرے والد محترم مرزا عمر الدین صاحب مع والدہ صاحبہ امسال حرمین شریفین کی زیارت اور فریضۂ حج ادا کرنے کی غرض سے ۲۰ نبوت (نومبر) کو جہاز کے ذریعہ تشریف لے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں سفر حضر میں صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور مناسک حج پوری طرح ادا کرنے کی توفیق دے اور کامیاب مراجعت ہو۔

مرزا نذیر احمد نائب امیر جماعت احمدیہ میر پور (خاص) ضلع تھرپارکر (سندھ)

رمضان المبارک میں

نوافل کی ادائیگی کی فضیلت

مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی شاہد ربوہ

رمضان المبارک میں نوافل کی ادائیگی کا بہترین موقعہ ہوتا ہے۔ اور نوافل کے ذریعہ ایک مومن خدا تعالیٰ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور نوافل جمع کا صیغہ ہے۔ اس کا واحد نافلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ
بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى
اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا

یعنی اے مخاطب تو رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کر۔ یہ عمل تیرے لئے نافلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (نافلہ کے معنی ہیں ایسی چیز جو زائد ہو) اور یہ عمل یقیناً تیرے رب کو بہت محبوب اور پسند ہے اور اس کے ذریعہ ممکن ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود عطا کرے واضح ہو کہ مقام محمود جنت کے اعلیٰ مقامات میں سے ایک مقام اور مرتبہ ہے۔ نوافل خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے صلوٰۃ اللیل یعنی تہجد کی ادائیگی سے ایک مومن سلامتی کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو خوب سلام کیا کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو۔ اور جب لوگ سوئے پڑے ہوں تو تم راتوں کو نمازیں پڑھا کرو تاکہ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

روایت آتی ہے کہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ
بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ
الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ
اللَّيْلِ (رواہ مسلم)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل یعنی تہجد کی نماز ہے نماز تہجد سونے کے بعد اٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ لفظ تہجد کے یہ معنے ہیں کہ سونے کے بعد اٹھ کر پڑھی جائے رات کے علاوہ دن کے وقت مختلف اوقات میں بھی اگر نوافل ادا کئے جائیں تو ان کا ثواب بھی بہت ہے۔ اگر کوئی شخص دن کے اوقات میں بھی فرائض نماز کے علاوہ نوافل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر بہت خوش ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے بلالؓ مجھے اپنے وہ اعمال بتاؤ جو سب سے زیادہ امید افزا ہوں۔ اور تم نے اسلام میں انہیں کیا ہو۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا کہ میرے پاس اس سے زیادہ کوئی عمل نہیں ہے کہ جب بھی میں نے طہارت کی۔ میں نے نماز پڑھی جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر کی تھی (بخاری و مسلم)

نوافل مسجد کے علاوہ اپنے گھروں میں بھی پڑھنے چاہئیں۔ گھروں میں نوافل کی ادائیگی کو زیادہ مستحب قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ روایت ہے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا
اَيُّهَا النَّاسُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ
فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ
صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ
بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

یعنی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو سوائے فرض نماز کے (بخاری و مسلم)

اپنے گھروں میں نوافل نماز ادا کرنے سے گھر خیر و برکت سے بھر جاتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھ لے تو اس کو اپنے گھر کے لئے بھی اسی نماز میں سے ایک حصہ مقرر کرنا چاہیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس نماز کی وجہ سے خیر و برکت نازل فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص کبھی بھی اپنے گھر میں نوافل کی نماز یا اور کسی قسم کی نماز نہیں پڑھتا اس گھر کی حالت قبر کی مانند ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ نماز اپنے گھر میں بھی پڑھا کرو۔ اور ان کو قبریں نہ بناؤ یعنی قبروں کی طرح اپنے گھروں کو نماز سے خالی نہ رکھو۔

مذکورہ بالا تمام روایات سے نوافل کی ادائیگی کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔ اس مقدس ماہ میں نوافل کا التزام خصوصیت سے ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۱۳۴۸ھش ۱۹۶۹ء

۱۔ ہر مجلس کے انصار مہینہ میں ایک یا دو اجلاس کریں۔ جن میں کچھ تقاریر مقرر کی جائیں۔ ان تقاریر میں صداقتِ اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرورتِ خلافت اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور احکام کی تعمیل پر بحث ہو۔ نیز انصار اللہ سے وعدہ لیا جائے کہ وہ اپنی اولادوں کی احسن تربیت کے لئے اور قرآن خوانی کے لئے انہیں مساجد میں بھجوائیں گے۔

۲۔ اس وقت یہ دستور ہے کہ چندہ مجلس کا ⅔ حصہ مرکز میں جمع ہوتا ہے۔ باقی ⅓ حصہ مقامی مجلس اپنے اخراجات کے لئے رکھتی ہے۔ اب شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی ہے کہ مجلس مقامی کے ۳۳ فیصد میں سے ۵ فیصد نظامت ضلع / علاقہ کو دیا جائے اس طرح مجلس مقامی کا حصہ ۲۸ فیصد ہو جائے گا۔ مرکز کا حصہ بدستور ۶۷ فیصد رہے گا

۳۔ بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء منظور ہوا

چندہ مجلس۔	۴۶۰۰۰ روپے
سالانہ اجتماع۔	۴۵۰۰ ”
اشاعت لٹریچر۔	۴۰۰۰ ”

نوٹ۔ مجالس انصار اللہ آئندہ مرکز میں ۶۷ فیصد کی بجائے ۷۲ فیصد ارسال کریں گی جس میں سے ۵ فیصد ناظمین اضلاع کو مرکز دے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے، وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔“

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مکرم چوہدری نواب الدین صاحب آف تلونڈی جھنگلاں کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کوئٹہ

والد محترم چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ہمارے پردادا چوہدری بڈھا صاحب رحمن کا ذکر خیر اصحاب احمد کی جلد ہشتم صفحہ ۱۹۷ میں ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور آپ کے تینوں فرزندوں یعنی چوہدری فتح محمد صاحب رضؓ چوہدری غلام حیدر صاحب اور چوہدری غلام حسین صاحب رضؓ نے والہانہ رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی۔ میرے دادا چوہدری فتح محمد صاحب ایک با اثر زمیندار گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے ان کے احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے تمام علاقہ مخالف ہو گیا مگر آپ احمدیت پر قائم رہے اور وفادار رہے ہمیں آگاہ جاتا رہا۔ میرے والد مرحوم کی پیدائش کے آٹھ سال بعد دادا جان کی وفات ہو گئی اور والدہ صاحبہ کی پرورش ان کے چچا چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم اور چوہدری غلام حسین صاحب وغیرہ نے کی اور اس یتیمی کے دور میں والد مرحوم اپنے چچاؤں کی کامل فرمانبرداری کرتے رہے اور اپنے آخری سانس تک اپنے چچا زاد بھائیوں کا خیال رکھا اور ان کی دینی اور دنیاوی ترقی میں کوشاں رہے۔

تعلیم

آپ کی پیدائش کے وقت تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا۔ تاہم آپ نے باوجود یتیمی کے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور تمام امتحانات پرائیویٹ طور پر پاس کئے اور پولیس میں ملازمت اختیار کی مگر جلد ہی اس محکمہ کو خیرباد کہہ دیا کیونکہ طبیعت رشوت اور جھوٹ سے متنفر تھی اور اس محکمہ میں یہ بات کثرت سے پائی جاتی تھی اس کے بعد آپ نے پٹواری کا امتحان دیا اور کامیاب ہو گئے لیکن یہ محکمہ بھی رشوت اور جھوٹ فریب سے پاک نہ تھا اسلئے اس محکمہ میں بھی آپ نہ رہ سکے اور اس کو بھی خیرباد کہہ دیا اور جے وی اور ایس وی کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی اور چک ۳۰ R.B ضلع ساہیوال میں بطور سکول ٹیچر ملازم ہو گئے لیکن دیار حبیب سے دور ہونے کی وجہ سے اس ملازمت کو چھوڑ کر قادیان میں جا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی اور بالآخر ۱۹۴۸ء میں سکول سے ریٹائر ہوئے اور چک نمبر ۲۱۹ ر ب ملوبانوالہ میں سکونت اختیار کی۔

والد صاحب مرحوم رضؓ گرمیوں کی رخصتوں کو دینی خدمت میں بسر کرتے بعض دفعہ یہ رخصتوں کا وقت مرکز کی ہدایت پر گزارتے اور اپنے رشتہ داروں اور علاقہ کے دیگر لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے۔ ایک دفعہ مرکز سلسلہ نے ایک وفد جلال آباد ضلع گورداسپور بھجوایا۔ اس میں مرحوم بھی شامل تھے جب یہ وفد جلال آباد پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے انتہائی تکالیف دیں۔ لیکن ان کی تمام باتوں کو صبر اور تحمل سے برداشت کیا اور مرکز کے حکم کے مطابق اپنا پورا وقت گزار کر واپس آئے۔ آپ کی کوششوں سے کئی لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

علمائے سلسلہ سے محبت

آپ سلسلہ کے خادم تھے اور بزرگان سلسلہ سے خود بھی محبت رکھتے اپنی اولاد کو بھی محبت کرنے اور ان کی عزت و تکریم کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اپنی ایک بچی کی شادی مولوی لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ ساہیوال سے کر دی اور جب یہ شادی طے پائی تو بہت ہی خوش ہوئے

چندہ جات کی ادائیگی

آپ چونکہ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے اس لئے اپنے چندہ جات کو سب سے پہلے ادا فرماتے اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کو بھی تلقین فرماتے کہ چندہ جات کو بروقت ادا کرنا چاہیئے آپ اپنی اولاد کو بھی نصیحت فرماتے کہ اگر تم نے ترقی کرنی ہے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور توسیع کیلئے مالی قربانی کرو اور اپنے ان بچوں کو جو گاؤں کی بجائے مختلف جگہوں پر ملازمت کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے ان کو جب بھی خط لکھتے اس میں چندہ جات لازمی کی جلد اور باقاعدہ ادائیگی کی تلقین کرتے۔ اور یہی حال نماز با جماعت اور دیگر جماعتی کاموں میں تھا۔ اپنے بچوں اور دیگر افراد جماعت کی خاص نگرانی کرتے کہ کوئی نماز با جماعت سے غیر حاضر تو نہیں اور جو غیر حاضر ہوتا اس سے باز پرس فرماتے۔ نماز تہجد کو بچپن سے شروع کیا اور وفات کی آخری رات تک جاری رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک تعلیم القرآن کو اپنے چک میں جاری فرمایا اور اس مبارک تحریک کو تمام جماعت میں پھیلا دیا اور ہر ایک کے لئے ان کی سہولت کے مطابق وقت مقرر کر دیئے اور ہماری والدہ محترمہ کو بھی اس میں شریک کیا اور بعض بچوں کو پڑھانے کے لئے ان کو مامور کیا اور یہ سلسلہ اپنی وفات تک جاری رکھا اپنے ان بچوں کو جو آپ سے دور رہتے تھے ان کو جب خط لکھتے تو حضرت اقدس کی اس تحریک کا ذکر فرماتے اور تسبیح و تحمید اور دعاؤں کی تلقین کرتے۔

۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں بھی آپ جماعت تلونڈی جھنگلاں کے پریذیڈنٹ تھے۔ آپ نے اس زمانہ میں گاؤں کے لوگوں کے حوصلوں کو بلند رکھا اور دن رات یہ تلقین کرتے تھے کہ گاؤں کو اس وقت تک مت چھوڑیں جب تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی طرف سے حکم نہیں آ جاتا دن رات مشورے ہوتے لیکن آپ نے ہمیشہ یہی تلقین کی کہ مرکز کے حکم تک گاؤں کو مت چھوڑیں یہ آپ کے پیدا کردہ جذبہ اور جوش کا نتیجہ تھا کہ تلونڈی جھنگلاں کی مسلمان آبادی آخر وقت تک گاؤں میں ڈٹی رہی۔ گاؤں سے نکلنے میں آپ سب سے آخری مسلمان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمام افراد جماعت کو صحیح سلامت اپنی حفاظت میں پاکستان پہنچایا۔ دعا پر آپ کو بہت یقین تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جس معاملہ کے لئے بھی دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرماتے ہوئے میرے کام کو پورا فرما دیا (باقی)

تقریب رخصتانہ و درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب پٹواری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی دو لڑکیاں مکرمہ ارشاد بیگم و ممتاز بیگم کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۹/۹/۶۹ء کو عمل میں آئی ہر دو بچیوں کا نکاح مورخہ ۲۸/۹/۶۹ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا ارشاد بیگم کا نکاح مکرم چوہدری محمد انور صاحب بھٹی چک ۱۶۶ ر ب ضلع بہاولنگر حال گوجرانوالہ اور ممتاز بیگم کا نکاح مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ حال ربوہ ضلع جھنگ سے ہوا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ یہ ہر دو رشتوں کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک فرما دے۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

زنانہ کوٹ برائے فروخت

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے پاس محدود تعداد میں زنانہ کوٹ اور جرسیاں قابل فروخت ہیں ضرورت مند ماڈرن ٹیلرز گولبازار ربوہ سے رعایتی قیمت پر حاصل کر لیں۔

مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو بیلداروں کی ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنے پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش سے جلد درخواستیں بنام پرنسپل بھجوائیں۔ تنخواہ ماہوار -/۶۵ روپے ہو گی۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۵ نبوت ہش ۱۳۴۸ تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

فرمایا ــــــ اللہ تعالےٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین۔

ہماری دیگر بہنوں کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم اصغر علی صاحب معرفت نواب دین صاحب کپڑا فروش دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میاں کرم الدین صاحب سابق خادم مسجد احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ عرصہ تین سال سے وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام اراضی تعدادی ساڑھے چھ مرلہ الاٹ ہے۔ مذکورہ اراضی میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ لال الدین صاحب (۲) محمد رمضان صاحب پسران (۳) زینب بی بی صاحبہ
۴۔ سردار اں بی بی صاحبہ دختران کرم دین صاحب مرحوم

اس درخواست پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حافظ آباد محترم برکت اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ ہر چہار ورثاء نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ اراضی جو بابا کرم الدین مرحوم کی ربوہ میں ہے وہ بابا کرم الدین کے پوتے اصغر علی کے نام منتقل کی جاوے ورثاء نے اپنی رضامندی کے انگوٹھے لگا دئے ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

اطفال الاحمدیہ کیلئے خصوصی سندات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام اطفال ۲۰ دسمبر سے پہلے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں تمام اطفال کو چاہیئے کہ حضور کے اس ارشاد کی دل و جان سے تعمیل کریں مقررہ وقت کے اندر اندر یہ آیات یاد کر لینے والے تمام اطفال کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ایک خصوصی سند دیگی۔ اس طرح ان مجالس کو بھی سندات دی جائیں گی جہاں کے سب اطفال یہ آیات یاد کر لیں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے صدر و سیکرٹریان لجنات اماء اللہ

تمام صدر و سیکرٹریان لجنات اماء اللہ پاکستان کے لئے تحریر ہے کہ شعبہ تربیت کی رپورٹ دیتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں

۱۔ پردے کی کس حد تک پابندی کی جاتی ہے نیز بتایا جائے کہ کتنی خواتین بے پردہ ہیں اور کون کونسی
۲۔ سینما بینی کی روک تھام اور درس کے نتائج
۳۔ اسلامی اخلاق کو درست کرنے کیلئے کون کونسے عملی قدم اٹھائے
۴۔ تحریک وقف عارضی میں کتنی مستورات شامل ہوئیں وضاحت کی جائے کہ کس کس نے کب اور کہاں کتنے ہفتے کام کیا۔
۵۔ ترک رسومات اور سادہ زندگی کو اپنانے کے لئے کیا کوشش کی۔ نیز جہیز کی نمائش ترک کی جائے اور شادی کے موقع پر لڑکی کے سسرال کو جوڑے غیر مدنے جائیں۔

اس شعبہ کے ۵۰ نمبر ہیں۔ مندرجہ بالا امور پر عمل کرنے کی صورت میں رپورٹ مکمل سمجھی جائیگی اور ہر ماہ اس پر نمبر دئے جائیں گے ورنہ غیر متعلقہ باتیں لکھنے سے اس شعبہ کی طرف سے کوئی نمبر نہیں ملے گا۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے پتا کی درد کی تکلیف سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور دوائی وغیرہ سے علاج معالجہ ہوتا رہا مگر ابھی صحت نہ ہوئی اور اب ایکسرے کیا گیا ہے تو پتھری تشخیص ہے اسلئے بغرض اپریشن ان کو شہر لے جایا جا رہا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ادریس ربوہ)

۲۔ برادرم عزیزم چوہدری مبارک احمد صاحب (آف النعمات کھیتی رائی غلہ منڈی لائل پور) ابن حضرت چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ امسال بذریعہ بحری جہاز حج کے لئے جا رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حج پر جانا بابرکت فرمائے۔ اور اس مبارک فریضہ کو سہولت اور خیریت سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
نیز اگر کوئی اور دوست اس سال حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہوں تو رابطہ قائم کر کے ممنون فرمائیں۔ تاکہ دوستوں میں سہولت رہے

(اقبال احمد جالندھری۔ گلزار کریانہ سٹور گولبازار ربوہ)

۳۔ برادرم مکرم محمد منیر صاحب بی۔ اے کئی روز سے کراچی میں صاحب فراش ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

منصور ناصر ۵ میاں میر روڈ۔ لاہور

۴۔ میرا دینی کا کیس عدالت زیر سماعت ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(جھنڈا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوکے ضلع گوجرانوالہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱ "شوریٰ میں یہ تحریک پاس ہوئی تھی کہ لوگ مختلف تقریبوں پر اور مختلف پیشہ ور اپنی آمدنیوں پر کچھ نہ کچھ رقم مساجد کے لئے دیتے رہیں جس سے غیر ممالک میں جہاں مساجد کا بنانا تبلیغی نقطۂ نگاہ سے ضروری ہے مساجد تعمیر ہوتی رہیں"

— ۲ —

زندہ قوموں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے افراد کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانا پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات لھجات تم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے۔ ... پس اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرو۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہر وقت زندہ رکھو۔"

اگر آپ اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کو قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی خاطر اپنے عزیز اموال پیش کرتے رہئے تاکہ زمین کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

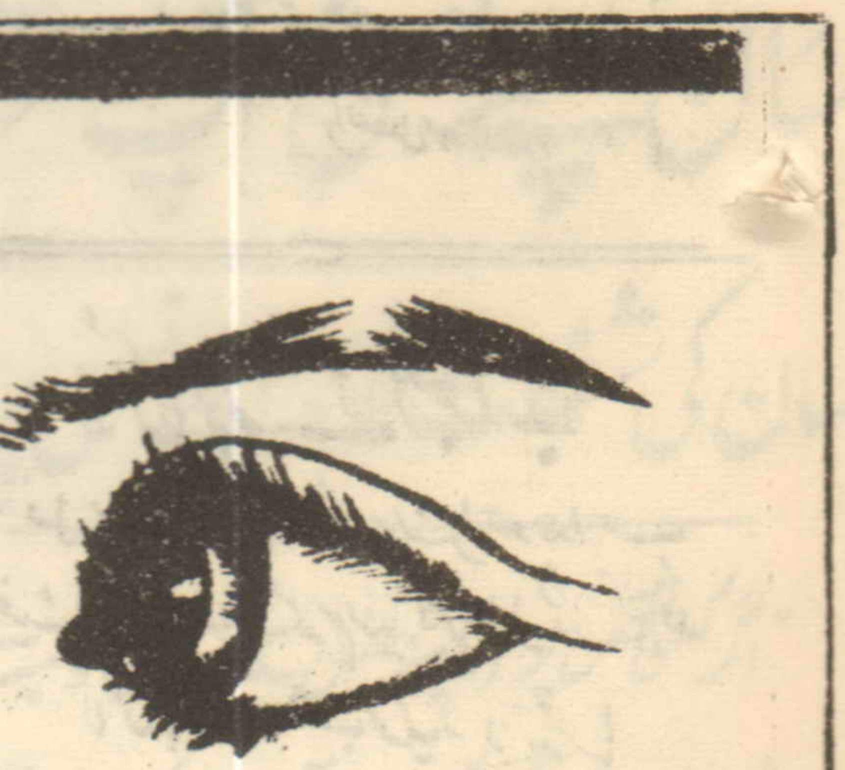

جی ہاں۔
دیکھئے۔
موازنہ کیجئے۔

پوسٹل لائف انشورنس
کو ہر طرح بہتر پائیں گے۔

سب سے زیادہ بونس!
ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

حین حیات پالیسی:-
برائے سال ۶۶-۱۹۶۷ء - ۳۹ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء - ۴۲ روپے (عبوری)

معیادی پالیسی:-
برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء - ۳۰ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء - ۳۳ روپے (عبوری)

پریمیم سب سے کم!
۳۰ سال کی معیادی پالیسی ۲۵ سال کی عمر والوں کے لئے
۳۱ روپے سالانہ ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

پوسٹل لائف انشورنس

PLI-3/69

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

اراضی برائے فروخت

۸۵ پچاسی ایکڑ اراضی نہری منٹھہ ٹوانہ ریلوے سٹیشن سے صرف تین میل کے فاصلہ پر برلب میانوالی سرگودھا روڈ واقع ہے، پانی وافر ہے، ڈیرہ جات اور ٹیوب ویل بھی موجود ہیں۔ زمین زرخیز اور باموقع ہے خواہشمند خریدار مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں،
شاہد احمد خان معرفت پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس ربوہ

بواسیر خونی ہو یا بادی پائلز کیور کے

صرف چار کیپسولز سے ختم

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۵۰/ آنے سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن

بڑے بڑے شہروں کے
اچھے دوا فروشوں سے دستیاب
ہیڈ آفس: نیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵۔ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور
سٹاکسٹ:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

قابل تقلید نمونہ!

مکرمی مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہی موصی نمبر ۶۲۸۶ مبلغ ملائشیا نے اپنی وصیت کا حصہ ⅒ کی بجائے ⅙ حصہ کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصی مذکور کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۹ء کو میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ آمنہ بیگم بنت مختار احمد صاحب موضع گوئی سیلی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر حال کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزم میر حسین محمود ابن سفیر الدین موضع ڈالی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر حال کراچی بعوض مبلغ پندرہ صد روپے حق مہر پر از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب کراچی میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(محمد حسین مختار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ مارٹن روڈ۔ کراچی)

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ ہر قسم کی بدیوں سے روکنے کے لئے رکھا گیا ہے

اِس سے بدی کے تمام منبعوں کا سدّباب ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام و حلال تو واضح ہیں مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔ جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے متفرع ہے وہ چار منبع یہ ہیں

اوّل کھانا   دوم پینا

سوم شہوت

چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش

سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کرکے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے سحری کے لئے اٹھتا ہے سارا دن مونہہ بند رکھتا ہے سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزہ دار کو یہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں ... چیزوں کا مالک سمجھتے ہیں اور وہ لوگ ... کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھا... بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے ... زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں پھیری والے پھرتے رہتے ہیں کوئی مٹھائی بیچتا ہے کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں اور ان کو بھی کھلاتے ہیں اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنی پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔"

(الفضل ... ۱۹۴۸ء)

لائل پور کے احباب!

الفضل کا تازہ پرچہ مکرم اشرف احمد صاحب ایجنٹ الفضل معرفت مکرم ... اکبر ... کاٹن ... لائل پور سے طلب کریں۔ (مینیجر)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں تزکیہ نفس اور روحانی ترقی کے لئے خاص طور پر عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم عبادت اور خدا تعالیٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت بلکہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے غلہ نہ ہونے کی صورت میں اسی قدر غلہ کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت تقریباً ڈیڑھ روپیہ ہے لہذا فطرانہ کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتے ہیں۔

ربوہ کے سوا تمام جماعتیں حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ ازراہ کرم براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام بھجوائیں۔ باقی رقم مقامی غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی جائے البتہ اگر کچھ رقم پھر بھی بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ فطرانہ کی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے رمضان کے شروع ہی میں ادا کر دیا جائے تاکہ بروقت تقسیم ہو سکے۔

۲۔ عید فنڈ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دی جائے یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ مقرر تھی۔ اب روپے کی قیمت بہت گر چکی ہے اور آمدنیاں بھی بڑھ چکی ہیں اس لئے اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی دوست عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس میں سے کوئی حصہ بغیر حصول اجازت مقامی ضروریات پر خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ پر علیحدہ رہائش کے خواہشمند احباب

یکم دسمبر تک مطالبات بھجوا دیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے جو احباب کسی مجبوری کے پیش نظر جماعتی رہائش گاہوں میں قیام نہ کر سکتے ہوں انہیں اپنے کوائف یعنی تعداد مکمل پتہ وغیرہ نظامت مکانات کو یکم دسمبر سے قبل ارسال کر دینا چاہئیں تاکہ بروقت الاٹمنٹ ہو سکے۔ اور عید کے معاً بعد اس کی اطلاع بذریعہ ڈاک انہیں بھجوائی جا سکے۔

(ناظم مکانات۔ ربوہ)

درخواست دُعا

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ ایکسپورٹ ٹیم لے کر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و عافیت نیز بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے مزید برآں اطلاع ملی ہے کہ ان کے اہل و عیال لاہور میں بیمار ہیں بڑی لڑکی کی طبیعت کچھ زیادہ ہی ناساز ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چیمہ صاحب کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی بڑی لڑکی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

۲۔ محترم جناب حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بوجہ پیرانہ سالی اکثر بیمار رہتی ہیں آج کل طبیعت پھر ناساز ہے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرماویں۔